ساتویں فصل: ماہ محرم کے اعمال

واضح ہو کہ محرم کا مہینہ اہلبیت (ع) اور ان کے پیروکاروں کے لئے رنج و غم کا مہینہ ہے۔امام علی رضا (ع) سے روایت ہے کہ جب ماہ محرم آتا تھا تو کوئی شخص والد بزرگوار امام موسیٰ کاظم (ع) کو ہنستے ہوئے نہ پاتا تھا، آپ پر حزن وملال طاری رہا کرتا اور جب دسویں محرم کا دن آتا تو آہ وزاری کرتے اور فرماتے کہ آج وہ دن ہے جس میں امام حسین (ع) کو شہید کیا گیا تھا۔

پہلی محرم کی رات

سید نے کتاب اقبال میں اس رات کی چند نمازیں ذکر فرمائی ہیں:

(۱) سو رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۃ توحید پڑھے:

(۲) دو رکعت نماز جسکی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ انعام اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ یاسین پڑھے:

(۳) دو رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے: روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس رات دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کی صبح جو کہ سال کا پہلا دن ہے روزہ رکھے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو سال بھر تک اعمال خیر بجالاتا رہا، وہ شخص اس سال محفوظ رہے گا اور اگر اسے موت آجائے تو وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا، نیز سید نے محرم کا چاند دیکھنے کے وقت کی ایک طویل دعا بھی نقل فرمائی ہے۔

پہلی محرم کا دن

اسلامی سال کا پہلا دن ہے اس کے لئے دو عمل بیان ہوئے ہیں۔

(۱) روزہ رکھے، اس ضمن میں ریان بن شبیب نے امام علی رضا (ع) سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص پہلی محرم کا روزہ رکھے اور خدا سے کچھ طلب کرے تو وہ اس کی دعا قبول فرمائے گا، جیسے حضرت زکریا (ع) کی دعا قبول فرمائی تھی۔

(۲) امام علی رضا (ع) سے روایت ہوئی ہے کہ حضرت رسول ﷺ پہلی محرم کے دن دو رکعت نماز ادا فرماتے اور نماز کے بعد اپنے ہاتھ سوئے آسمان بلند کر کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْإِلٰهُ الْقَدِيمُ، وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ، فَأَسْأَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطانِ وَالْقُوَّةَ عَلَى

اے اللہ! تو معبود قدیم ہے اور یہ نیا سال ہے جو اب آیا ہے پس اس سال کے دوران میں شیطان سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں اس

هذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوءِ وَالاشْتِغالَ بِما يُقَرِّبُنِي إِلَيکَ ياکَرِيمُ، يا ذَا الْجَلالِ وَالْاِکْرامِ

نفس پر غلبے کا سوال کرتا ہوں جو برائی پر آمادہ کرتا ہے اور یہ کہ مجھے ان کاموں میں لگا جو مجھے تیرے نزدیک کریں اے مہربان اے جلالت اور

يَا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَهُ يَا ذَخِيرَةَ مَنْ لا ذَخِيرَةَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لاَ حِرْزَ لَهُ يَا غِياثَ مَنْ لاَ غِياثَ لَهُ

بزرگی کے مالک اے بے سہاروں کے سہارے اے تہی دست لوگوں کے خزانے اے بے کسوں کے نگہبان اے بے بسوں کے فریادرس اے بے حیثیتوں کی

يَا سَنَدَ مَنْ لاَ سَنَدَ لَهُ ياکَنْزَ مَنْ لاَکَنْزَ لَهُ يَا حَسَنَ الْبَلاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجاءِ يَا عِزَّ الضُّعَفاءِ يَا

حیثیت اے بے خزانہ لوگوں کے خزانے اے بہتر آزمائش کرنے والے اے سب سے بڑی امید اے کمزوروں کی عزت اے ڈوبتوں کو تیرانے والے

مُنْقِذَ الْغَرْقىٰ يَا مُنْجِيَ الْهَلْکَىٰ يَا مُنْعِمُ يَا مُجمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحسِنُ أَنْتَ الَّذِى سَجَدَ لَکَ

اے مرتوں کو بچانے والے اے نعمت والیاے جمال والے اے فضل والے اے احسان والے تو وہ ہے جس کو سجدہ کرتے ہیں رات کے اندھیرے دن کے

سَوادُ اللَّيْلِ وَنُورُ النَّهارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ، وَشُعاعُ الشَّمْسِ، وَدَوِىُّ الْماءِ، وَحَفِيفُ الشَّجَرِ

اجالے چاند کی چاندنیاں سورج کی کرنیں پانی کی روانیاں اور درختوں کی سرسراہٹیں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ ہمیں لوگوں نیک گماں کافی ہے

يَا اللهُ لاَ شَرِيکَ لَکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا خَيْراً مِمَّا يَظُنُّونَ وَاغْفِرْ لَنا ما لاَ يَعْلَمُونَ وَلاَ تُؤاخِذْنا بِما

اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے ہمارا ایمان ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے اور صاحبان عقل

يَقُولُونَ حَسْبِيَ اللهُ لاَ إِلهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ

سے بھی زیادہ نیک بنا دے لوگ ہم کو اچھا سمجھتے ہیں ہمارے وہ گناہ بخش جن کو وہ نہیں جانتے اور جو کچھ وہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں اس پرہماری گرفت نہ کر اللہ

رَبِّنا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُولُوا الاْلْبابِ، رَبَّنا لا تُزِغْ قُلُوبَنا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنا وَهَبْ لَنا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً

کے سوا کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے جبکہ ہمیں تو نے ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر

إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے ۔

شیخ طوسی (علیہ الرحمہ) نے فرمایا کہ محرم کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے مگر یوم عاشورہ کو عصر تک کچھ نہ کھائے پیئے، عصر کے بعد، تھوڑی سی خاک شفا سے فاقہ شکنی کرے، سید نے پورے ماہ محرم کے روزے رکھنے کی فضیلت لکھی اور فرمایا ہے کہ اس مہینے کے روزے انسان کو ہر گناہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔(۱)

(۱) سوائے یوم عاشور کے کیونکہ اس دن کا روزہ مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے۔

تیسری محرم کا دن

یہ وہ دن ہے جس دن حضرت یوسف (ع) قید خانے سے آزاد ہوئے تھے، جو شخص اس دن کا روزہ رکھے حق تعالیٰ اس کی مشکلات آسان فرماتا ہے اور اس کے غم دور کر دیتا ہے نیز حضرت رسول ﷺ سے روایت ہوئی ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

نویں محرم کا دن

یہ روز تاسوعا حسینی ہے، امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ نو(۹) محرم کے دن فوج یزید نے امام حسین (ع) اور ان کے انصار کا گھیراؤ کرکے لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کیا ابن مرجانہ اور عمر بن سعد اپنے لشکر کی کثرت پر خوش تھے اور امام حسین (ع) کو ان کی فوج کی قلّت کے باعث کمزور وضعیف سمجھ رہے تھے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب امام حسین (ع) کا کوئی یار و مددگار نہیں آسکتا اور عراق والے ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے امام جعفر صادق (ع) نے یہ بھی فرمایا کہ اس غریب وضعیف یعنی امام حسین (ع) پر میرے والد بزرگوار فداو قربان ہوں۔

دسویں محرم کی رات

یہ شب عاشور ہے، سید نے اس رات کی بہت سی بافضیلت نمازیں اور دعائیں نقل فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک سو رکعت نماز ہے، جو اس رات پڑھی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کہے:

سُبْحانَ اللهِ، وَالحَمْدُ للهِ، وَلاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَولَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ

پاک تر ہے اللہ حمد اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگتر ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر وہی جو خدائے بلند و برتر سے ملتی ہے ۔

بعض روایات میں ہے کہ **العَلِيِّ العَظِيمِ** کے بعد استغفار بھی پڑھے :اس رات کے آخری حصے میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی۔ دس مرتبہ سورۃ توحید دس مرتبہ سورۃ فلق اور دس مرتبہ سورۃ ناس کی قرائت کرے اور بعد از سلام سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے :آج کی رات چار رکعت نماز ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید پڑھے ، یہ وہی نماز امیر المؤمنین (ع) ہے کہ جس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرے حضرت رسول پر صلوات بھیجے اور آپ کے دشمنوں پر بہت لعنت کرے۔ اس رات بیداری کی فضیلت میں روایت وارد ہوئی ہے کہ اس رات کو جاگنے والا اس کے مثل ہے جس نے تمام ملائکہ جتنی عبادت کی ہو، اس رات میں کی گئی عبادت ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اگر کسی شخص کیلئے یہ ممکن ہو تو آج رات کو اسے سرزمین کربلا میں رہنا چاہیے، جہاں وہ حضرت امام حسین (ع) کے روضہ اقدس کی زیارت کرے اور حضرت امام حسین (ع) کے قرب میں شب بیداری کرے تاکہ خدا اس کو امام حسین (ع) کے ساتھیوں میں شمار کرے جو اپنے خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

دسویں محرم کا دن

یہ یوم عاشور ہے جو امام حسین (ع) کی شہادت کا دن ہے یہ ائمہ طاہرین (ع) اور ان کے پیروکاروں کیلئے مصیبت کا دن ہے اور حزن و ملال میں رہنے کا دن ہے، بہتر یہی ہے کہ امام علی (ع) کے چاہنے اور ان کی اتباع کرنے والے مومن مسلمان آج کے دن دنیاوی کاموں میں مصروف نہ ہوں اور گھر کے لئے کچھ نہ کمائیں بلکہ نوحہ و ماتم اور نالہ بکاء کرتے رہیں، امام حسین (ع) کیلئے مجالس برپا کریں اور اس طرح ماتم و سینہ زنی کریں جس طرح اپنے کسی عزیز کی موت پر ماتم کیا کرتے ہوں آج کے دن امام حسین (ع) کی زیارت عاشور پڑھیں جو تیسرے باب میں ذکر ہوگی، حضرت کے قاتلوں پر بہت زیادہ لعنت کریں اور ایک دوسرے کو امام حسین (ع) کی مصیبت پر ان الفاظ میں پرسہ دیں۔

أَعْظَمَ اللهُ أُجُورَنا بِمُصابِنا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنا وَإِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِينَ بِثارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمامِ

اللہ زیادہ کرے ہمارے اجر و ثواب کو اس پر جو کچھ ہم امام حسین(ع) کی سوگواری میں کرتے ہیں اور ہمیں تمہیں امام حسین(ع) کے خون کا بدلہ لینے والوں میں قرار

الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ اَلسَّلَامُ

دے اپنے ولی امام مہدی(ع) کے ہم رکاب ہو کر کہ جو آل محمد(ع) میں سے ہیں ۔

ضروری ہے کہ آج کے دن امام حسین (ع) کی مجلس اور واقعات شہادت کو پڑھیں خود روئیں اور دوسروں کو رلائیں، روایت میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ (ع) کو حضرت خضر (ع) سے ملاقات کرنے اور ان سے تعلیم لینے کا حکم ہوا تو سب سے پہلی بات جس پر ان کے درمیان

مذاکرہ مکالمہ ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت خضر (ع) نے حضرت موسیٰ (ع) کے سامنے ان مصائب کا ذکر کیا جو آل محمد (ع) پہ آنا تھے، اور ان دونوں بزرگواروں نے ان مصائب پر بہت گریہ وبکا کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں مقام ذیقار میں امیر المؤمنین (ع) کے حضور گیا تو آپ نے ایک کتابچہ نکالا جو آپ کا اپنا لکھا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کا لکھوایا ہوا تھا، آپ نے اس کا کچھ حصہ میرے سامنے پڑھا اس میں امام حسین (ع) کی شہادت کا ذکر تھا اور اسی طرح یہ بھی تھا کہ شہادت کس طرح ہو گی اور کون آپ کو شہید کرے گا، کون کون آپ کی مدد و نصرت کرے گا اور کون کون آپ کے ہمرکاب رہ کر شہید ہو گا یہ ذکر پڑھ کر امیر المؤمنین (ع) نے خود بھی گریہ کیا اور مجھ کو بھی خوب رلایا۔ مؤلف کہتے ہیں اگر اس کتاب میں گنجائش ہوتی تو میں یہاں امام حسین (ع) کے کچھ مصائب ذکر کرتا، لیکن موضوع کے لحاظ سے اس میں ان واقعات کا ذکر نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا قارئین میری کتب مقاتل کی طرف رجوع کریں۔ خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص آج کے دن امام حسین (ع) کے روضہ اقدس کے نزدیک رہ کر لوگوں کو پانی پلاتا رہے تو وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے حضرت کے لشکر کو پانی پلایا ہو اور آپ کے ہمرکاب کربلا میں موجود رہا ہو آج کے دن ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے، روایت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے شخص پر نظر رحمت فرماتا ہے، سید نے آج کے دن ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جو دعائے عشرات کی مثل ہے، بلکہ بعض روایات کے مطابق وہ دعائے عشرات ہی ہے۔ شیخ نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ یوم عاشور کو چاشت کے وقت چار رکعت نماز و دعا پڑھنی چاہیے کہ جسے ہم نے اختصار کے پیش نظر ترک کر دیا ہے پس جو شخص اسے پڑھنا چاہتا ہو وہ علامہ مجلسی کی کتاب زاد المعاد میں ملاحظہ کرے۔ یہ بھی ضروری اور مناسب ہے کہ شیعہ مسلمان آج کے دن فاقہ کریں، یعنی کچھ کھائیں پئیں نہیں، مگر روزے کا قصد بھی نہ کریں عصر کے بعد ایسی چیز سے افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں مثلاً دودھ یا دھی وغیرہ نیز آج کے دن قمیضوں کے گریبان کھلے رکھیں اور آستینیں چڑھا کر ان لوگوں کی طرح رہیں جو مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی مصیبت زدہ لوگوں جیسی شکل وصورت بنائے رہیں۔ علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ بہتر ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ نہ رکھے کیونکہ بنی امیہ اور ان کے پیروکار ان دودنوں کو امام حسین (ع) کو قتل کرنے کے باعث بڑے بابرکت وحشمت تصور کرتے ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے، انہوں نے بہت سی وضعی حدیثیں حضرت رسول کی طرف منسوب کر کے یہ ظاہر کیا کہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے حالانکہ اہلبیت (ع) سے مروی کثیر حدیثوں میں ان دودنوں اور خاص کر یوم عاشور کا روزہ رکھنے کی مذمت آئی ہے، بنی امیہ اور ان کی پیروی کرنے والے برکت کے خیال سے عاشورا کے دن سال بھر کا خرچہ جمع کر کے رکھ لیتے تھے اسی بنا پر امام رضا (ع) سے منقول ہے کہ جو شخص یوم عاشور اپنا دنیاوی کاروبار چھوڑے رہے تو حق تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت سب کاموں کو انجام تک پہنچا دے گا، جو شخص یوم عاشور کو گریہ وزاری اور رنج و غم میں گزارے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن کو اس کیلئے خوشی و مسرت کا دن قرار دے گا اور اس شخص کی آنکھیں جنت میں اہلبیت (ع) کے دیدار سے روشن ہوں گی، مگر جو لوگ یوم عاشورا کو برکت والا دن تصور کریں اور اس دن اپنے گھر میں سال بھر کا خرچ لا کر رکھیں تو حق تعالیٰ ان کی فراہم کی ہوئی جنس و مال کو ان کے لئے بابرکت نہ کرے گا اور ایسے لوگ قیامت کے دن یزید بن معاویہ ، عبیداللہ بن زیاد اور عمر ابن سعد جیسے ملعون جہنمیوں کے ساتھ محشور ہوں گے اس لئے یوم عاشور میں کسی انسان کو دنیا کے کاروبار میں نہیں پڑنا چاہیے اور اس کی بجائے گریہ وزاری، نوحہ وماتم اور رنج و غم میں مشغول رہنا چاہیے نیز اپنے اہل وعیال کو بھی آمادہ کرے کہ وہ سینہ زنی و ماتم میں اس طرح مشغول ہوں جیسے اپنے کسی رشتہ دار کی موت پر ہوا کرتے ہیں۔ آج کے دن روزے کی نیت کے بغیر کھانا پینا ترک کیئے رہیں اور عصر کے بعد تھوڑے سے پانی وغیرہ سے فاقہ شکنی کریں اور دن بھر فاقے سے نہ رہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی روزہ واجب ہو جیسے نذر وغیرہ آج کے دن گھر میں سال بھر کیلئے غلہ و جنس جمع نہ کرے، آج کے دن ہنسنے سے پرہیز کریں، اور کھیل کود میں ہرگز مشغول نہ ہوں اور امام حسین (ع) کے قاتلوں پر ان الفاظ میں ہزار مرتبہ لعنت کریں:

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ

اے اللہ:امام حسین (ع)کے قاتلوں پر لعنت کر

مؤلف کہتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوم عاشور کا روزہ رکھنے کے بارے میں جو حدیثیں آئیں وہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں اور ان کو جھوٹوں نے حضرت رسول ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ اُمَیَّۃَ ۔

اے اللہ ! یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے بابرکت قرار دیا ہے ۔

صاحب شفاء الصدور نے زیارت کے مندرجہ بالا جملے کے ذیل میں ایک طویل حدیث سے اس کی تشریح فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی امیہ آج کے منحوس دن کو چند وجوہات کی بنا پر بابرکت تصور کرتے تھے۔

(۱) بنی امیہ نے آج کے دن آیندہ سال کے لئے غلہ و جنس جمع کر رکھنے کو مستحب جانا اور اس کو وسعت رزق اور خوشحالی کا سبب قرار دیا چنانچہ اہلبیت (ع) کی طرف سے ان کے اس زعم باطل کی بار بار تردید اور مذمت کی گئی ہے۔

(۲) بنی امیہ نے آج کے دن کو روز عید قرار دیا اور اس میں عید کے رسوم جاری کیے۔ جیسے اہل و عیال کے لئے عمدہ لباس وخوراک فراہم کرنا، ایک دوسرے سے گلے ملنا اور حجامت بنوانا وغیرہ لہٰذا یہ امور ان کے پیروکاروں میں عام طور پر رائج ہو گئے۔

(۳) انہوں نے آج کے دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وضع کیں اور اس دن روزہ رکھنے پر عمل پیرا ہوئے۔

(۴) انہوں نے عاشور کے دن دعا کرنے اور اپنی حاجات طلب کرنے کو مستحب قرار دیا اس لئے اس سے متعلق بہت سے فضائل اور مناقب گھڑ لیے، نیز آج کے دن پڑھنے کے لئے بہت سی دعائیں بنائیں اور انہیں عام کیا تاکہ لوگوں کو حقیقت واقعہ کی سمجھ نہ آئے چنانچہ وہ آج کے دن اپنے شہروں میں منبروں پر جو خطبے دیتے، ان میں یہ بیان ہوا کرتا تھا کہ آج کے دن ہر نبی کے لئے شرف اور وسیلے میں اضافہ ہوا مثلا نمرود کی آگ بجھ گئی حضرت نوح کی کشتی کنارے لگی، فرعون کا لشکر غرق ہوا حضرت عیسیٰ کو یہودیوں کے چنگل سے نجات حاصل ہوئی یعنی یہ سب امور آج کے دن وقوع میں آئے۔ تاہم ان کا یہ کہنا سفید جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس بارے میں شیخ صدوق نے جبلہ مکیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے میثم تمار سے سنا وہ کہتے تھے: خدا کی قسم ! یہ امت اپنے نبی کے فرزند کو دسویں محرم کے دن شہید کرے گی اور خدا کے دشمن اس دن کو بابرکت دن تصور کریں گے یہ سب کام ہو کر رہیں گے اور یہ باتیں اللہ کے علم میں آچکیں ہیں یہ بات مجھے اس عہد کے ذریعے سے معلوم ہے، جو مجھ کو امیر المؤمنین (ع) کی طرف سے ملا ہے جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے میثم سے عرض کی کہ وہ لوگ امام حسین (ع) کے روز شہادت کو کس طرح بابرکت قرار دیں گے ؟ تب میثم رو پڑے اور کہا لوگ ایک ایسی حدیث وضع کریں گے جس میں کہیں گے کہ آج کا دن ہی وہ دن ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم (ع) کی توبہ قبول فرمائی۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ نے ان کی توبہ ذی الحجہ میں قبول کی تھی وہ کہیں گے آج کے دن ہی خدا نے حضرت یونس (ع) کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا حالانکہ خدا نے ان کو ذی القعدہ میں شکم ماہی سے نکالا تھا وہ تصور کریں گے کہ آج کے دن حضرت نوح (ع) کی کشتی جودی پر رکی، جبکہ کشتی ۱۸ ذی الحجہ کو رکی تھی وہ کہیں گے کہ آج کے دن ہی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (ع) کیلئے دریا کو چیرا، حالانکہ یہ واقعہ ربیع الاول میں ہوا تھا خلاصہ یہ کہ میثم تمار کی اس روایت میں مذکورہ تصریحات وہ ہیں جو اصل میں نبوت و امامت کی علامات ہیں اور شیعہ مسلمانوں کے برسرحق ہونے کی روشن دلیل ہیں۔ کیونکہ اس میں ان باتوں کا ذکر ہے جو ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں پس یہ تعجب کی بات ہے کہ اس

واضح خبر کے باوجود ان لوگوں نے اپنے وہم وگمان کی بناپر قرار دی ہوئی جھوٹی باتوں کے مطابق دعائیں بنالی ہیں جو بعض بے خبر اشخاص کی کتابوں میں درج ہیں کہ جن کو ان کی اصلیت کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ان کتابوں کے ذریعے سے یہ دعائیں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہیں، لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا بدعت ہونے کے علاوہ حرام بھی ہے ان بدعت وحرام دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ، سُبحانَ اللهِ مِلءَ المِيزانِ، وَمُنتَهى العِلمِ، وَمَبلَغَ الرِّضا، وَزِنَةَ العَرشِ

خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے پاک ہے اللہ ترازو کے پورا ہونے علم کی آخری حدوں اور خوشنودیکی رسائی اور وزن عرش کے برابر ۔

دو تین سطروں کے بعد یہ ہے کہ دس مرتبہ صلوات پڑھے پھر یہ کہے:

يا قابِلَ تَوبَةِ آدمَ يَومَ عاشُوراءَ يارافِعَ إِدرِيسَ إِلَى السَّماءِ يَومَ عاشُوراءَ يا مُسكِّنَ سَفِينَةَ

اے روز عاشور آدم(ع) کی توبہ قبول کرنے والے اے عاشور کے دن ادریس (ع)کو آسمان پر لے جانے والے ایاے روز عاشور

نُوحٍ عَلَى الجُودِيِّ يَومَ عاشُوراءَ، يا غِياثَ إِبراهِيمَ مِنَ النّارِ يَومَ عاشُوراءَ ۔

نوح(ع) کی کشتی کو جودی پہاڑ پر ٹکانے والے اے یوم عاشور ابراہیم (ع)کو آگ سے نجات دینے والے ...

اس میں شک نہیں کہ یہ دعا مدینے کے کسی ناصبی یا مسقط کے کسی خارجی نے یا ان کے کسی ہم عقیدہ نے گھڑی ہے،اس طرح اس نے وہ ظلم کیا ہے جو بنی امیہ کے ظلم کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے یہ بیان کتاب شفاء الصدور کے مندرجات کا خلاصہ ہے جو یہاں ختم ہو گیا ہے۔ بہر حال یوم عاشور کے آخری وقت میں امام حسین (ع) کے اہل حرم انکی دختران اور اطفال کے حالات و واقعات کو نظر میں لانا چاہیے کہ اس وقت میدان کربلا میں ان پر کیابیت رہی ہے۔جب کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں قید میں ہیں اور اپنی مصیبتوں میں آہ وزاری کر رہے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اہلبیت (ع) پر وہ دکھ اور مصیبتیں آئی ہیں جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آسکتیں اور قلم دان کو لکھنے کا یارا نہیں، کسی شاعر نے اس سانحہ کو کیا خوب بیان کیا ہے:

فاجِعةٌ إِنْ أَرَدتُ أَكتُبُها مُجمَلَةً ذِكرَةً لِمُدَّكِرِ جَرَتْ دُمُوعَى فَحالَ حائِلُها

یہ ایسی مصیبت ہے اگر اسے لکھوں کسی یاد کرنے والے کیلئے مجمل سی یاد دھانی تو میرے آنسو نکل پڑتے ہیں اور

ما بَينَ لَحظِ الجُفُونِ وَالزُّبُرِ وَقالَ قَلبى بُقيا عَلَيَّ فَلاَ وَاللهِ ما قَدْ طُبِعَتْ مِنْ حَجَرِ

میری آنکھوں اور اوراق کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں میرا دل کہتا ہے رحم کر مجھ پر نہیں میں بخدا کو ئی پتھر کہ میری تو جان نکلے جارہی

بَکَتَ لَهَا الْاَرْضُ وَالسَّماءُ وَمَا بَیْنَهُما فی مَدامعٍ حُمُرِ

اس پر روئے ہیں زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے خون کے آنسو

یوم عاشور کے آخر وقت کھڑا ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ، امیر المؤمنین، جناب فاطمہ، امام حسن اور باقی ائمہ (ع) جو اولاد امام حسین (ع) میں سے ہیں، ان سب پر سلام بھیجے اور گریہ کی حالت میں ان کو پرسہ دے اور یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ نُوحٍ نَبِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

آپ پر سلام ہو اے آدم(ع) کے وارث جو برگزیدئہ خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے نوح (ع)کے وارث جو اللہ کے نبی ہیں

یَا وارِثَ إِبْراهِیمَ خَلِیلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ مُوسی کَلِیمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ

آپ پر سلام ہو اے ابراہیم (ع)کے وارث جو اللہ کے دوست ہیں آپ پر سلام ہو اے موسیٰ (ع)کے وارث جو خدا کے کلیم (ع)ہیں

عَیسی رُوحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ عَلِیِّ

آپ پر سلام ہو اے عیسیٰ (ع)کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں

أَمیرِ الْمُؤمِنِینَ وَ لِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِیدِ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے علی(ع) کے وارث جو مؤمنوں کے امیر اور ولی خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے حسن(ع)کے وارث جو شہید ہیں

عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ الْبَشِیرِ النَّذِیرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّینَ، اَلسَّلَامُ

اللہ کے رسول کے نواسے ہیں آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول کے فرزند آپ پر سلام ہو اے بشیر و نذیر اور وصیوں کے سردار کے فرزند آپ پر سلام

عَلَیْکَ یَابْنَ فاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِینَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا أَ با عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

ہو اے فرزند فاطمہ(ع) جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں آپ پر سلام ہو اے ابو عبدا(ع)للہ آپ پر سلام ہو اے خدا کے

خِیَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِیَرَتِہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَ یُّھَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ،

پسند کیے ہوئے اور پسندیدہ کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید راہ خدا اور شہید کے فرزند آپ پر سلام ہو اے وہ مقتول جس کے قاتل ہلاک ہوگئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَ یُّھَا الْاِمامُ الْھادِی الزَّکِیُّ وَعَلَی أَ رْواحٍ حَلَّتْ بِفِنائِکَ وَأَقامَتْ فِی جِوارِکَ

آپ پرسلام ہو اے ہدایت و پاکیزگی والے امام اور سلام ان روحوں پر جوآپ کے آستاں پر سوگئیں اور آپ کی قربت میں رہ رہی ہیں

وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّی مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھارُ، فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ

اور سلام ہو ان پر جو آپکے زائروں کیساتھ آئیں میرا آپ پر سلام ہو جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک رات دن کا سلسلہ قائم ہے

الرَّزِیَّةُ وَجَلَّ الْمُصابُ فِی الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُسْلِمِینَ وَفِی أَ ھْلِ السَّمٰوَاتِ أَ جْمَعِینَ وَفِی سُکَّانِ

یقینا آپ پر بہت بڑی مصیبت گزری ہے اور اس سے بہت زیادہ سوگواری ہے مومنوں اور مسلمانوں میں آسمانوں میں رہنے والی

الْاَرَضِینَ فَإِنَّا لِلّٰہِ وَ إِنَّا إِلَیْہِ راجِعُونَ، وَصَلَواتُ اللهِ وَبَرَکاتُہُ وَتَحِیَّاتُہُ عَلَیْکَ وَعَلَی آبائِکَ

ساری مخلوق میں اور زمین میں رہنے والی خلقت میں پس اللہ ہم ہی کیلئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے خدا کی رحمتیں

الطَّاھِرِینَ الطَّیِّبِینَ الْمُنْتَجَبِینَ وَعَلَی ذَرارِیھِمُ الْھُداةِ الْمَھْدِیِّینَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا مَوْلایَ

ہوں اس کی برکتیں آپ پر سلام ہو اور آپ کے آباء واجداد پر جو پاک نہاد نیک سیرت اور برگزیدہ ہیں اور ان کی اولاد پر کہ جو ہدایت یافتہ پیشوا ہیں

وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى رُوحِکَ وَعَلَى أَرْواحِهِمْ، وَعَلَى تُرْبَتِکَ وَعَلَى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً

آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اور ان سب پرسلام ہو آپ کی روح پر اور ان کی روحوں پراور سلام ہو آپکے مزار پر اور ان کے مزاروں پر اے اللہ! ان سے

وَرِضْواناً وَرَوْحاً وَرَيْحاناً اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلاىَ يَا أَبا عَبْدِ اللهِ يَابْنَ خاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَيَابْنَ

مہربانی خوشنودی مسرت اور خوش روئی کے ساتھ پیش آئے آپ پر سلام ہو اے میرے سردار اے ابوعبد(ع)اللہ اے نبیوں کے خاتم کے فرزند

سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، وَيَابْنَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا شَهِيدُ، يَابْنَ الشَّهِيدِ، يَا أَخَ

اے اوصیاء کے سردار کے فرزند اے جہانوں کی عورتوں کی سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید اے فرزند

الشَّهِيدِ، يَا أَبَا الشُّهَداءِ . اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِى هذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هذَا الْيَوْمِ وَفِي هذَا الْوَقْتِ

شہید اے برادر شہید اے پدر شہیداں اے اللہ! پہنچا ان کو میری طرف سے اس گھڑی میں آج کے دن میں اور موجودہ وقت میں

وَفِي كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً، سَلامُ اللهِ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ يَابْنَ سَيِّدِ الْعالَمِينَ

اور ہرہر وقت میں بہت بہت درود اور سلام، آپ پر اللہ کا سلام ہواللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے جہانوں

وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَکَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ

کے سردار کے فرزند اور ان پرجو آپ کے ساتھ شہید ہوئے سلام ہو لگاتار سلام جب تک رات دن باہم ملتے ہیں

عَلِيٍّ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ

أَمیرِ الْمُؤمِنِینَ

حسین(ع) ابن علی(ع) شہید پر سلام ہو علی(ع) ابن حسین(ع) شہید پر سلام ہو

الشَّھِیدِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّھَداءِ مِنْ وُلْدِ أَمیرِ الْمُؤمِنِینَ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّھَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ،

عباس(ع) ابن امیر المؤمنین(ع) شہید پر سلام ہوان شہیدوں پر سلام ہو جو امیرالمؤمنین(ع) کی اولاد میں سے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّھَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ،اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّھَداءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِیلٍ اَلسَّلَامُ

ان شہیدوں پر سلام ہو جواولاد حسن(ع) سے ہیں ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسین(ع) سے ہیں ان شہیدوں پر سلام ہو جو جعفر

عَلَی کُلِّ مُسْتَشْھَدٍ مَعَھُمْ مِنَ الْمُؤمِنِینَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْھُمْ عَنِّی

(ع)اور عقیل (ع)کی اولاد سے ہیں مومنوں میں سے ان سب شہیدوں پر سلام ہو جو ان کے ساتھشہید ہوئے اے اللہ! محمد و آل(ع) محمد پر رحمت نازل کر اور پہنچا ان

تَحِیَّةً کَثِیرَةً وَسَلاماً۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَکَ الْعَزاءَ فِی وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ،

کو میری طرف سے بہت بہت درود اور سلام آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فاطِمَةُ أَحْسَنَ اللهُ لَکِ الْعَزاءَ فِی وَلَدِکِ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَمیرَ

تعزیت کرے آپ پر سلام ہواے فاطمہ (ع) خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام ہواے

الْمُؤمِنِینَ أَحْسَنَ اللهُ لَکَ الْعَزاءَ فِی وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ

امیر المؤمنین (ع) خدائے تعالٰی آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام ہو اے ابو محمد (ع) حسن (ع) خدائے تعالٰی

أَحسَنَ اللهُ لَکَ الْعَزاءَ فِی أَخِیکَ الْحُسَیْنِ، یَا مَوْلایَ یَا أَبا عَبْدِ اللهِ أَنَا ضَیْفُ اللهِ وَضَیْفُکَ

آپکے بھائی حسین (ع) کے بارے میں آپکے ساتھ بہترین تعزیت کرے اے میرے سردار اے ابو عبد (ع) اللہ میں اللہ کا مہمان اور آپ کا مہمان ہوں اور خدا کی

وَجارُ اللهِ وَجارُکَ، وَ لِکُلِّ ضَیْفٍ وَجارٍ قِرىً وَقِرایَ فِی هذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللهَ سُبْحانَهُ

پناہ اور آپکی پناہ میں ہوں یہاں ہر مہمان اور پناہ گیر کی پذیرائی ہوتی ہے اور اس وقت میری پذیرائی یہی ہے کہ آپ سوال کریں اللہ سے جو پاک تر اور

وَتَعالی أَنْ یَرْزُقَنِی فَکَاکَ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ إِنَّهُ سَمِیعُ الدُّعاءِ قَرِیبٌ مُجِیبٌ ۔

عالی قدر ہے یہ کہ میری گردن کو عذاب جہنم سے آزاد کردے بے شک وہ دعا کا سننے والا ہے نزدیک تر قبول کرنے والا۔

پچیسویں محرم کا دن

بہت سے علماء کے نزدیک ۲۵ محرم ۹۴ھ کے دن امام زین العابدین (ع) کی شہادت واقع ہوئی تھی، بعض علماء نے آپکی شہادت کا دن ۱۲ محرم ۹۵ھ بیان کیا ہے، کہ جس سال کو سنة الفقہاء کا نام دیا گیا ہے۔